سوال

(178) فلسطین میں یہودی مظالم کے شکار مسلمانوں کی مدد کےلئے اپیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فلسطین میں یہودی مظالم کے شکار مسلمانوں کی مدد کےلئے اپیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فلسطین میں یہودی مظالم کے شکار مسلمانوں کی مدد کےلئے اپیل

برادران اسلام!

میں اس اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۲/۵)

''اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اور صلوۃ وسلام بھیجتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول کریم حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ ''مومن مومن کےلئے ایک دیوار کی مانند ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کےلئے مضبوطی کا باعث ہوتا ہے'' وبعد۔۔۔۔

اسلام کے حکیمانہ مقاصد اور بلند پایہ اغراض واہداف میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ تمام فرزندان اسلام ایک جسم کے مانند ہوں اور وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور غمی وخوشی کو اپنا دکھ سکھ اور اپنی غمی وخوشی سمجھیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس بات کو اس مثال سے سمجھایا کہ ''باہمی محبت، رحم دلی اور شفقت کے اعتبار سے مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کا کوئی ایک عضو بتلائے درد ہو تو بخار اور بیداری کے باعث سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے۔'' اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ صرف کیا اور ضرورت کے باوجود اپنی ذات پر اپنے بھائیوں کو ترجیح دی۔ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے کہ ایک اگر کوئی اپنا آدھا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے تو دوسرا اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر نثار کر دیتا ہے۔ ان پاکباز لوگوں نے اپنے بھائیوں کو ٹھکانا دیا، ان کی ہر طرح کی مدد کی، اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال بے دریغ قربان کر دیا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں

سے جہاد کیا اللہ تعالی نے بھی ان سے ان کی جانوں اورمالوں کو جنت کی ابدی نعمتوں کے عوض خرید لیا۔ انھوں نے بھی بڑے اخلاص اور بڑی خوش دلی کے ساتھ اپنا سب کچھ اپنے رب کی بارگاہ اقدس میں پیش کردیا ارشاد باری تعالی ہے :

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِینَ اَنفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُم بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (التوبۃ ۱۱۱/۹)

''بلاشبہ اللہ تعالی نے مومنوں سے ان کی جانیں اوران کے مال اس بات کے عوض خریدلئے ہیں کہ ان کو بہشت ملے گی۔ ''

نیز فرمایا :

انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاہِدُوا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنفُسِکُمْ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِن کُنتُمْ تَعْلَمُونَ (التوبۃ ۴۱/۹)

''(اللہ کے راستے میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اوراللہ کے رستے میں مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔ ''

ہمارے اسلاف اوران کامل مسلمانوں نے اس بات کو سمجھ لیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ابدی سرمدی زندگی کواس عارضی وفانی زندگی پر ترجیح دی ، ایثار وقربانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ، قول کی اپنے عمل سے تائید کی ، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عزوشرف ، مجد وبزرگی اور دنیا وآخرت ہر اعتبار سے وہ بلند وبالا اورارفع واعلی تھے انہوں نے انسانیت اور عدل وانصاف کا درس دیا اور لوگوں کو اپنے عمل سے محبت وشفقت ، ہمدردی وغمگساری اورخیر وبھلائی کا معنی ومفہوم سمجھایا وہ دنیا کا مرکز ومحور ، دینا کا جھومر اوربعد میں آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ بن گئے تھے لیکن افسوس کے آج مسلمانوں کی اکثریت اپنے ان عظیم اسلاف کی راہ سے دور ہوگئی ہے اوران عظیم مقاصد اورمقدس جذبات سے تہی دامن ہے جوکہ ان کے اسلاف کا طرہ امتیاز تھے حالانکہ یہ مال ودولت کی فراوانی ، دنیوی زندگی کی خوش حالی اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہرہ ور ہیں لیکن ان کے دلوں میں ایثار اور قربانی کے جذبات ماند پڑگئے ہیں ، وہ بخل اور کنجوسی میں بتلا ہوگئے ہیں ، خیر وبھلائی کی تڑپ ختم ہوگئی ہے اوراس کا نتیجہ بھی کمزوری وناتوانی ، افتراق وانتشار اورجہالت وذلت کی صورت میں ان کے سامنے ہے

وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِن کَانُوا اَنفُسَھُمْ یَظْلِمُونَ (النحل ۳۳/۱۶)

اورہاں! اس امت کے آخری دور کی اصلاح بھی صرف اورصرف اسی چیز سے ہوگی جس سے امت کے ابتدائی دور کی اصلاح ہوئی تھی ، مسلمان اپنی عظمت رفتہ کو صرف اسی صورت میں حاصل کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرلیں اورعزت ، غلبہ اورفتح ونصرت صرف اسی صورت میں حاصل کرسکتے ہیں کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات پر غلبہ پائیں اوربرائی ، بخل اورانانیت کے خلاف اپنے نفسوں سے جنگ کریں۔

مسلمان بھائیو! آپ کے گردوپیش میں اورآپ کے اپنے اسلامی وعربی وطن میں آپ کے کچھ ایسے بے یارومددگار بھائی ہیں جنہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے ، ان کی جائیدادیں چھین لی گئی ہیں ، ان کے افراد خانہ کو قتل یا جلا وطن کردیا گیا ہے ، وہ فاقہ ، محرومی اور مفلسی کی آزمائش سے دوچار ہیں ، ان کا بستر خاک اوران کا لحاف آسمان ہے اوروہ بھوک ، سردی اوربرہنگی کے باعث ایسی کلفتوں میں بتلا ہیں کہ جسے سن کر دل خون کے آنسو روتا ، جگر شق ہوجاتا اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں اوراسلام میں اس بات کی ممانعت ہے کہ آپ سیر ہوں اور آپ کے بھائی بھوکے ہوں ، آپ نے لباس زیب تن کررکھا ہواوروہ برہنہ ہوں آپ اپنے مسکنوں میں رہائش پزیر ہوں اوروہ دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہوں ، آپ امن واطمینان سے ہوں اور وہ آلام ومصائب کا تختہ مشق بنے ہوئے ہوں ۔ لہذا آپ سے شریعت کا مطالبہ یہ ہے کہ آپ اپنے ان بھائیوں کی طرف دست تعاون دراز کریں ، ان کے دکھوں میں شریک ہوں ، ان کی مصیبتوں میں ان سے تعاون کریں اوراللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اپنی جن بے پایاں نعمتوں سے سرفراز فرما رکھا ہے ، ان کے حوالہ سے بھی واجب ہے کہ آپ ان سے اللہ تعالی کا حق ادا کریں ، نعمتوں پر اس کا شکر بجالائیں اور کفران نعمت کی روش کو ترک کردیں ارشاد باری تعالی ہے :

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِن شَکَرْتُمْ لَاَزِیدَنَّکُمْ وَلَئِن کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیدٌ (ابراھیم ۷/۱۴)

''اورجب تمہارے پروردگار نے (تمہیں) آگاہ کیا کہ تم شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اوراگرناشکری کروگے (یادرکھو کہ) میرا عذاب (بھی) سخت ہے۔''

تواے برادران اسلام!آپ خرچ کریں اللہ تعالی آپ کو اور عطا فرمائے گا،آپ احسان کریں،اللہ تعالی آپ کے احسان کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا،آپ صدقہ وخیرات کریں اس سے آپ کا مال محفوظ رہے گا،اللہ تعالی کی طرف سے برکت حاصل ہوگی اور یہ مال آپ کے اس وقت کام آئے گا جب آپ کو اس کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی یعنی اس وقت کہ

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ٨٨ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (الشعراء٢٦/٨٨۔ ٨٩)

''جس دن نہ مال کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔ ہاں!جو شخص اللہ کے پاس تسلیم (ورضا) کا پیکر دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)''

جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا (المزمل ٧٣/٢٠)

''اور جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔''

اے مومن بھائیو!اس مبارک مہینے میں جو خرچ کرنے اور دوگنے چوگنے اجروثواب کے حاصل کرنے کا مہینہ ہے اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کیجئے اور اس فرمان باری تعالی کو یاد رکھتے ہوئے خرچ کیجئے کہ:

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٢٦١ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرة ٢/٢٦١۔ ٢٦٢)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس

(کے مال) کو چاہتا ہے،زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے،جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا

(کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور قیامت کے دن نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

نیز ارشاد ربانی ہے:

آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (الحدید٥٧/٧)

''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تمہیں

(دوسروں کا) جانشین بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو،جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے،ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جس نے کسی غازی کو تیار کیا اس نے گویا غزوہ میں خود شرکت کی اور جس نے غازی کے اہل خانہ کی خبر گیری کی،اس نے بھی غزوہ میں حصہ لیا۔''

مسلمان بھائی!اللہ مالک کریم کے اس ارشاد پر بھی غور فرمائیے کہ:

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا ۳۴/۳۹)

''اور تم جو چیز خرچ کرو گے، وہ (اللہ تمہیں) اس کا عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

اللہ تعالی نے آپ کو جس مال و دولت سے سرفراز فرما رکھا ہے، یہ تو درحقیقت آپ کے ہاتھ میں امانت ہے، یہ مال بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے ایک آزمائش اور امتحان ہے لہذا اس مال کو اللہ تعالی کی خوشنودی اور جنت کے حصول کا ذریعہ بنا لیں،

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وما المال والاہلون الا ودائع

ولا بد یوما ان ترد الودائع

''مال اور اولاد تو امانتیں ہیں اور امانتوں کو ایک نہ ایک دن واپس لوٹانا ہی پڑتا ہے۔''

آپ تو ان شاء اللہ نیک کاموں میں حصہ لینے والے ہیں لہذا اپنے مظلوم بھائیوں کی آپ جو مدد کرنا چاہیں، وہ ہمارے پاس بھیج دیں یا ہر شہر کے کسی بھی سبیعی یا راجحی سینٹر (بینک) میں جمع کروا دیں، ان شاء اللہ آپ کی یہ مدد قابل اعتماد ذرائع سے مستحق لوگوں تک بہت جلد پہنچ جائے گی۔ اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اور آپ کے نیک قول عمل کو شرف قبولیت سے نوازے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

چیئرمین

تاسیسی کونسل برائے رابطہ عالم اسلامی

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 271

محدث فتویٰ